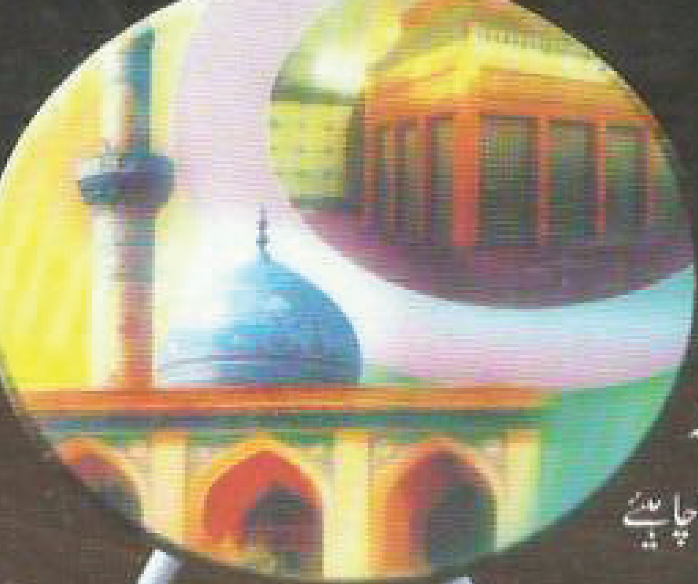


ہر انسان کا ظرف اور معلومات ایک جیسی نہیں۔
اسلام دین فطرت ہے اس کی تعلیم بھی یہی ہے کہ
اگر علم نہ ہو تو صاحب علم کے طریقے کو اختیار کرنا چاہیے

تقلید آئمہ

تالیف

محقق اہلسنت شیخ القرآن مفسر قرآن حضرت علامہ مولانا

مفتی محمد فیض احمد اویسی مدظلہ العالی

باہتمام

محمد اویس رضا قادری

قطب مدینہ پبلشرز

عطاری کتب خانہ، G.K.2/44 شہید مسجد، کھارادر
کراچی، پاکستان فون: 0300-8229655
0300-9249927

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ﷺ

رد غیر مقلدین

تقلیدِ ائمہ

مصنف

فیض ملت، آفتاب اہلسنت، امام المناظرین، رئیس المصنفین

حضرت علامہ الحافظ مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ العالی

با اہتمام

محمد اویس رضا قادری

ناشر

قطب مدینہ پبلشرز (کراچی)

نہیں تو لازم ہوا کہ ہم بھی تقلید ائمہ میں سر مو نہ ہٹیں۔ اگر چند افراد اس دائرہ سے ہٹتے ہیں تو وہ جہنم کا ایندھن ہیں جیسا کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو بھی ملت اسلامیہ کے اتحاد و اجتماع سے ہٹ کر کوئی دوسرا راہ اختیار کریگا وہ سیدھا جہنم میں جائیگا۔

باب ۱

تقلید اور قرآن

اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے میرے بندو مجھ سے دعا مانگو

آیت ۱۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ

(سورۃ الفاتحہ)

(ف) آیت ہذا میں دو پہلو ہیں۔

۱۔ بندگان خدا کے دامن میں وابستہ ہونا یہی تقلید ہے جیسا کہ آئیگا۔

۲۔ بد مذاہب سے کنارہ کشی و بیزاری۔

ازالہ وہم

دشمنانِ اسلام دو قسم ہیں۔

۱۔ کفار و مشرکین اور عیسائی، یہودی ہندو سکھ۔

۲۔ کلمہ اسلام زبان پر اور اشعار اسلام ہاتھ میں لیکن اندرون خانہ [illegible] سے بدتر یہی پہلی قسم سے زیادہ خطرناک ہیں انہی کے متعلق امت کے شفیق اور رحیم نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے صدیوں پہلے فرمایا اور نہ صرف ایک ... بلکہ بہتر چنانچہ احادیث مبارکہ یہ ہیں۔

۱۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تفترق امتی علی ثلاث و سبعین الا ملۃ واحدۃ قالوا من ھی یا رسول اللہ قال ما انا علیہ و اصحابی۔ (ترمذی شریف)

ترجمہ: ان میں سے سوائے ایک کے سب دوزخی ہونگے (صحابہ نے) عرض کیا کہ یا رسول اللہ (نجات پانے والا) گروہ کون سا ہوگا۔ فرمایا جو میرے اور میرے صحابہ کے طریقہ پر عمل پیرا ہوگا۔

(۲) وفی روایۃ احمد و ابی داؤد عن معاویۃ ثنتان و سبعون فی النار و واحدۃ فی الجنۃ وھی الجماعۃ (مشکوٰۃ شریف)

ابوداؤد اور امام احمد حضرت معاویہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ۷۲ فرقے دوزخ میں جائیں گے اور ایک گروہ جنت میں جائیگا جو جماعت کہلاتے گا۔ (یعنی جس کی جماعت کثیر ہوگی)

(۳) لا یجمع امتی علی ضلالۃ و ید اللہ علی الجماعۃ فمن شذ شذ فی النار۔ (ابن ماجہ)

فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری امت گمراہی پر کبھی متفق نہ ہوگی۔ اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہوگا۔ جو اس سے علیحدہ ہوا وہ [illegible]۔

(۵) علیکم بالجماعة و العامة. (رواہ احمد)	فرمایا تم پر جماعت اور عام مسلمین کا ساتھ دینا لازمی ہے

ان احادیث مبارکہ میں حضور علیہ السلام نے واضح الفاظ میں فرمایا کہ امت محمدیہ کئی فرقوں میں بٹ جائے گی مگر فرقہ ناجیہ صرف ایک ہی ہوگا۔ اور فرقہ ناجیہ کی علامات حسب ذیل ہونگی۔

۱۔ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت اور صحابہ کرام کے طریقہ کا پیرو ہوگا

۲۔ وہ جماعت کے نام سے موسوم ہوگا (واضح ہو کہ اہل سنت کے اس نام کو تمام دیگر فرقے سنی بریلوی کو سمجھتے ہیں۔ اگرچہ دیوبندی فرقہ خود کو اہلسنت مشہور کرتا ہے لیکن اسکا پردہ چاک ہو جاتا ہے تو فرقے بلکہ: وہ دیوبندی وہابی کہنے لگ جاتے ہیں۔ تفصیل فقیر نے رسالہ دیوبندی وہابی میں لکھ دی ہے۔

۳۔ اسکی تعداد کثیر ہوگی۔ ظاہر ہے یہ کثرت سنی بریلوی کو حاصل ہے۔

(۴) وہ بلحاظ تعداد دوسرے تمام فرقوں کے مقابلہ میں سب سے بڑا ہوگا اور وہ فرقہ کے بجائے سواد اعظم کہلانے کا مستحق ہوگا۔ صاحب مرقاۃ فرماتے ہیں۔ السواد الاعظم یعبر بہ عن الجماعة الکثیرة والمراد ما علیہ المسلمین (شرح مشکوٰۃ)

۵۔ اس فرقے کے عقائد و اعمال کو عامة المسلمین کے اعمال و عقائد کہا جائے گا یعنی دنیا والوں اور اغیار کی نظر میں اسی گروہ کے عقائد کو اسلامی مسلم عقائد سمجھا جاتے گا۔

(ف) مندرجہ بالا تصریحات کی روشنی میں یہ امر روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ اہل سنت کے سوا اور کسی فرقہ میں یہ علامات پائی نہیں جاتیں۔

لہذا اہل سنت ہی وہ فرقہ ہے جو جنت کا مستحق ہے۔

۶۔ ابو داؤد شریف میں اور مسند احمد میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لا تزال طائفة من امتی یقاتلون علی الحق ظاھرین علی من ناواھم حتی یقاتل آخرھم المسیح الدجال.	میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق کے لیے جہاد کرتا رہے گا۔ اور (حق) کے مخالفین پر غالب رہے گا۔ یہاں تک کہ انکا آخری گروہ دجال سے مقابلہ کرے گا۔

۷۔ مسلم شریف میں حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لن یبرح ھذا الدین قائما یقاتل علیہ عصابة من المسلمین حتی تقوم الساعة.	یہ دین ہمیشہ قائم رہے گا مسلمانوں کی ایک جماعت اس کے لیے قیامت تک جہاد کرتی رہے گی۔

فیصلہ حدیث کا مصداق ہر فرقہ خود کو سمجھتا ہے۔ مولوی انور شاہ نے اسکا خوب فیصلہ کیا! اس نے لکھا کہ۔ واختلف فی تعیین مصداقہ وکل ادعی بما بدالہ قلت کیف مع انہ منصوص فی الحدیث وھم المجاھدون

في سبيل الله ثم رأيت عن احمد
رحمه الله ان تلك الطائفة ان لم
تكن من اهل السنة والجماعة فلا
ادري من هي؟ ولم اكن افهم مراده
لانك قد علمت انها المجاهدون بنص
الحديث ولا يمكن عند الغفلة لمثل احمد
رحمة الله فكيف قال انها اهل السنة
والجماعة؟ ثم بان لي مراده من هو ان
المجاهدين ليس الا من اهل السنة فقد
نفد عليهم من اقتحام جهاد هولاء
جهة عقائدهم ونيتها ... التاريخ
فانه لم يوفق للجهاد احد غير هذه
الطائفة. اكثر تخريب السلطنة
الاسلامية كان على ايدي الروافض
خذلهم الله ولعنهم (فيض الباري
شرح ... جلد اول) تحت هذا الحديث

ترجمہ: ... تعالیٰ لا تزال ... الخ میں طائفہ یعنی گروہ سے کون گروہ مراد ہے اس کی تعیین میں ... اختلاف ہوا۔ ہر ایک نے اپنے خیال کے مطابق دعویٰ کیا۔ میں اس اختلاف پر متحیر تھا کہ حدیث کی رو سے وہ گروہ مجاہدین فی سبیل اللہ کا ہے لہذا اس نص کے ہوتے ہوئے اس کا مصداق تلاش کرنے کی ضرورت نہ تھی ... میں نے حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ ...

اس قول پر کہ اس سے مراد اہل سنت والجماعۃ ہی ہیں غور کیا میں حضرت امام احمد کے اس قول کو سمجھنے سے قاصر رہا کیونکہ نص حدیث کی رو سے مجاہدین ہی مراد لیے جا سکتے تھے۔ میں حیران تھا کہ امام احمدؒ جیسے جلیل القدر بزرگ نے اس سے اہل سنت والجماعۃ کا گروہ کیسے مراد لیتے ہیں۔ آخر کار غور و فکر کے بعد مجھ پر اصل حقیقت کا انکشاف ہوا کہ اہل سنت کے سوا اور کسی فرقہ میں مجاہدین کا وجود ہی نہیں۔ پس معلوم ہوا کہ امام احمدؒ نے عقائد کی بنا پر نہیں بلکہ صفت جہاد کی بنا پر ہی اہلسنت کو اس گروہ کا مصداق ٹھہرایا ہے اور تاریخ اس امر کی شاہد ہے کہ اہل سنت کے سوا اور کسی فرقہ کو جہاد فی سبیل اللہ کی توفیق عطا نہیں ہوئی۔ اور سلطنت اسلامیہ کے اکثر حصہ کی تخریب کا باعث روافض و خوارج رہے ہیں۔

چودہ سو سال کی شہادت

اسلام کی چودہ سو سالہ تاریخ گواہ ہے کہ روئے زمین پر ایک بالشت بھر زمین ایسی نہیں جس پر کسی غیر سنی کے ہاتھوں علم اسلام نصب ہوا ہو۔ اسلام کے لیے جہاد و قتال کا فخر صرف اہلسنت کو حاصل رہا اور اب بھی سنیوں ہی کو حاصل ہے اور قیامت تک یہی گروہ اس خاص صفت کا حامل رہے گا۔ حجاز، یمن، نجد، حضرموت، عراق، شام، فلسطین، طرابلس الغرب، مصر، ٹیونس، الجیریا، مراکو، سپین، جنوبی فرانس، سسلی، کریٹ، قبرص، روڈس، اناطولیہ، کاکیشیا، کریمیا، جنوب مشرقی یورپ، ایران، افغانستان، ہندوستان، ترکستان، جزائر مالدیپ، جاوا، سماٹرا، بورنیو، چیپ اور

افریقہ غرض دنیا کے ہر حصہ میں اسلام سے روشناس کیا مخالفین و معاندین اسلام کی حشمت و شوکت کو اپنے زور بازو سے کچل کر رکھ دیا۔ اسلام میں کئی فرقے ہوئے مگر لوائے اسلام کی علمبرداری کی توفیق خداوند کریم کی طرف سے صرف سنیوں کو ہی حاصل رہی۔ اور اس حدیث کے وہی مصداق قرار پائے اسلامی فاتحین و شجاعان اسلام میں ایک بھی ایسا نہیں جسکا اہل سنت سے تعلق نہ ہو۔ صحابہ کرام کے مقدس دور کے بعد موسیٰ بن نصیر، طارق بن زیاد، ابن قتیبہ مہلب، محمد بن قاسم، سلاطین اندلس، الپ ارسلان، محمود غزنوی، شہاب الدین غوری، سلاطین آل عثمان، صلاح الدین ایوبی، بایزید یلدرم، سلطان محمد فاتح وغیرہ جس قدر نامور مجاہدین گزرے ہیں، تمام سنی ہی تھے۔ فالحمد للہ علی ذلک۔

مخالفین کون

البتہ اہل سنت کے سوا دوسرے فرقوں میں ایسے اشخاص ضرور گزرے ہیں جو اگرچہ شجاع تھے۔ بہادر تھے۔ فاتح تھے مگر انہوں نے کفار سے مقابلہ کے بجائے مسلمانوں سے ہی جنگ کی اور قوائے اسلامیہ کو پارہ پارہ کر دیا۔ مثلاً عبید اللہ مہدی افریقہ۔ عباس صفوی، ابو طاہر قرمطی، اسماعیل صفوی وغیرہم۔ بلکہ یہ دعویٰ کیا جا سکتا ہے کہ مسلمانوں کا ایک ملک بھی ایسا نہیں جو انکے ہاتھ سے کفار نے غیر سنی فرقوں کی اعانت کے بغیر چھینا ہو۔ تفصیل تاریخ کی کتابوں میں ہے۔

ازالۂ وہم

بعض لوگ عوام کو ورغلاتے ہیں کہ حدیث شریف میں نجات والے فرقے کے متعلق فرمایا ہے کہ وہ اس طریقہ پر ہونگے جس پر میں (حضور علیہ السلام) اور صحابہ ہیں۔ تو حضور علیہ السلام کے طریقہ پر وہابی کہتے ہیں ہم ہیں۔ مرزائی کہتے ہیں ہم ہیں۔ دیوبندی کہتے ہیں ہم ہیں کیونکہ ہم

شرع کی پابندی کرتے ہیں۔ حقوق اللہ و حقوق العباد میں بال برابر بھی ہم سے کمی نہیں ہوتی۔ بخلاف عوام اہلسنت کے کہ وہ کوئی برائی نہیں چھوڑتے نیکی تو انکے ہاں ہے نہیں۔

مسلمانو! یہ صرف دھوکہ ہے اور فریب ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طریقہ سے مراد صرف عمل صالح نہیں بلکہ انکے ساتھ عقائد صحیحہ مراد ہیں اور عقائد صحیحہ کا ہونا اولین شرط ہے۔ اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے عقائد اور طریقے بحمد للہ ہم اہلسنت کو نصیب ہیں جنکی تفصیل فقیر کے رسالہ، صحابہ کے وارث کون میں ہے۔

آیت ۱۲: وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كَافَّةً فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ۔

فوائد: آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ دین میں فقہ سیکھنا فرض کفایہ ہے کیونکہ ہر مومن تو اسکا حامل نہیں ہو سکتا۔

۲- فقہا اپنی قوم کو ڈر سنائیں یعنی احکام الٰہی سنائیں کہ وہ حرام و گناہ سے بچیں۔ یہ اسی صورت میں ہو گا کہ قوم فقہا کی تقلید کرے۔ اور ان کے حکم پر چلے۔

۳- حکم ہوا کہ ہر گروہ سے ایک گروہ نکلے اور دین کی فقہ حاصل کریں اور واپس آکر قوم کو ڈر سنائیں۔

۴- اس آیت کریمہ میں قومھم فرمایا کہ تمام قومیں اپنے اپنے فقہائے کی تقلید (پیروی) کریں۔ اور انکے احکام کو جی وجان سے مان لیں۔